



Class: 11th

Subject: English

Unit 1: Khatam-un-Nabiyeen Hazrat Muhammad

Urdu Translation

1. In the south-western region of Hijaz, surrounded by arid hills, lies the sacred city of Makkah, the birthplace of Hazrat Muhammad ﷺ, the last Rasool of Allah Almighty. Born in 571 A.D. into the noble and highly esteemed clan of Quraish, Rasoolullah ﷺ, known as the benefactor of humanity, appeared at a time when the world was engulfed in ignorance and moral decay. The social fabric of society was torn by idolatry, tribal arrogance, and widespread injustice. Humanity appeared to be silently yearning for the dawn of enlightenment and divine guidance.

Urdu Translation:

حجاز کے جنوب مغربی علاقے میں، خشک پہاڑیوں سے گھرا ہوا مقدس شہر مکہ میں واقع ہے، جو حضرت محمد ﷺ کی جائے پیدائش ہے، جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ ﷺ 571ء میں قریش کے معزز اور نہایت محترم خاندان میں پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ، جنہیں انسانیت کا محسن کہا جاتا ہے، ایسے دور میں تشریف لائے جب دنیا جہالت اور اخلاقی زوال میں ڈوبی ہوئی تھی۔ معاشرہ بت پرستی، قبائلی غرور اور ہر طرف پھیلی ہوئی ناانصافی کی وجہ سے تباہ حالی کا شکار تھا۔ انسانیت خاموشی کے ساتھ علم، روشنی اور ہدایتِ الہی کے طلوع کی منتظر دکھائی دیتی تھی۔

2. The early years of Hazrat Muhammad ﷺ were marked by profound personal loss. His father, Hazrat Abdullah, passed away before his birth, and his mother, Hazrat Amina, died when he ﷺ was only six years old. Orphaned at such a tender age, he ﷺ was taken in by his grandfather, Hazrat Abdul Muttalib, who lovingly cared for him until his own passing two years later. Thereafter, Hazrat Abu Talib, his paternal uncle, took responsibility for his upbringing and remained a steadfast guardian throughout his youth.

:Urdu Translation

حضرت محمد ﷺ کی ابتدائی زندگی گہرے ذاتی صدمات سے بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کے والد، حضرت عبداللہ، آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے، جبکہ آپ ﷺ کی والدہ، حضرت آمنہ، اس وقت وفات پا گئیں جب آپ ﷺ صرف چھ سال کے تھے۔ اتنی کم عمری میں یتیم ہو جانے کے بعد، آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے دادا، حضرت عبدالمطلب، نے محبت اور شفقت سے کی، یہاں تک کہ دو سال بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے چچا، حضرت ابو طالب، نے آپ ﷺ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی اور جوانی تک ایک مضبوط سرپرست کے طور پر آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔

3. Despite the challenges of orphanhood, Hazrat Muhammad ﷺ grew into a young man of exceptional character. He ﷺ was known for his truthfulness, humility, generosity, and sense of justice. His interactions reflected integrity and gentleness, and he engaged in trade with honesty and fairness. These qualities earned him universal respect among the people of Makkah, who bestowed upon him the titles Al-Sadiq (The

Truthful) and Al-Amin (The Trustworthy).

Urdu Translation:

یتیمی کی سخت آزمائشوں کے باوجود، حضرت محمد ﷺ نے ایک نہایت باکردار اور عظیم اوصاف کے حامل نوجوان کی حیثیت سے پرورش پائی۔ آپ ﷺ اپنی راست گوئی، انکساری، سخاوت اور عدل و انصاف کی وجہ سے لوگوں میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کا طرزِ گفتگو اور معاملات نہایت نرم خوئی، دیانت داری اور شرافت کا مظہر تھا۔ تجارت کے میدان میں بھی آپ ﷺ نے ہمیشہ سچائی اور انصاف کو اختیار فرمایا۔ انہی اعلیٰ اخلاقی صفات کی بنا پر Makkah کے لوگوں نے آپ ﷺ کو بے حد عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا اور آپ ﷺ کو "الصادق" یعنی سچا، اور "الامین" یعنی امانت دار کے معزز القابات عطا کیے۔

4. Several events from the early adulthood of Hazrat Muhammad ﷺ illustrate his noble character and concern for justice. One such incident was his participation in Hilf al-Fudul, a pact formed by the tribes of Makkah to defend the oppressed and uphold justice. Years later, Rasoolullah ﷺ would speak fondly of this alliance, declaring that even after the advent of Islam, he would still honour such a cause. Another notable moment was his wise arbitration during the reconstruction of the Ka'bah, when a dispute arose among the Quraish regarding who would have the honour of placing the Hajr-e-Aswad (Black Stone). His impartial and insightful solution prevented conflict and earned admiration from all quarters.

Urdu Translation:

حضرت محمد ﷺ کی جوانی کے ابتدائی دور کے کئی واقعات آپ ﷺ کے اعلیٰ کردار اور انصاف پسندی کو نمایاں کرتے ہیں۔ انہی میں سے ایک واقعہ "حلف الفضول" میں آپ ﷺ کی شرکت تھا۔ یہ ایک معاہدہ تھا جو Makkah کے مختلف قبائل نے مظلوموں کی مدد اور انصاف کے قیام کے لیے کیا تھا۔ بعد کے زمانے میں بھی رسول اللہ ﷺ اس معاہدے کو بڑی قدر کی نگاہ سے یاد فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ اسلام آنے کے بعد بھی اگر ایسے کسی نیک مقصد کے لیے بلایا جائے تو آپ ﷺ ضرور اس میں شریک ہوں گے۔

اسی طرح ایک اور اہم واقعہ خانہ Ka'bah کی تعمیرِ نو کے دوران پیش آیا، جب قریش کے درمیان

حجرِ اسود نصب کرنے کے اعزاز پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ حضرت محمد ﷺ نے نہایت حکمت، بصیرت اور غیر جانبداری کے ساتھ ایسا فیصلہ فرمایا جس سے ایک بڑا تنازع ٹل گیا اور تمام قبائل نے آپ ﷺ کی دانائی اور انصاف پسندی کی دل سے تعریف کی۔

5. A significant chapter in the personal life of Hazrat Muhammad ﷺ began with his marriage to Hazrat Khadijah (RA), a woman of outstanding virtue, intellect, and business acumen. She (RA) had inherited her father's prosperous trade and managed it with great success. Upon hearing of the integrity of Rasoolullah ﷺ in business dealings, she entrusted him with a trade expedition to Syria. Deeply impressed by his honesty, graceful conduct, and upright character, she later proposed marriage through the family of Hazrat Abu Talib. Their union was built on mutual respect and affection. Hazrat Khadijah (RA) stood beside Rasoolullah ﷺ as his first supporter, providing emotional and financial support during the most challenging early years of his divine mission.

Urdu Translations:

حضرت محمد ﷺ کی ذاتی زندگی کا ایک نہایت اہم اور روشن باب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کے نکاح کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت بلند کردار، ذہانت اور کاروباری بصیرت کی مالک ایک باوقار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے والد کی تجارت کو وراثت میں حاصل کیا تھا اور اسے بڑی کامیابی سے سنبھالا۔

حضرت محمد ﷺ کی دیانت داری اور امانت کے بارے میں سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کو ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ملک شام بھیجا۔ آپ ﷺ کے حسنِ اخلاق، سچائی اور عمدہ کردار سے بے حد متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابو طالب کے خاندان کے ذریعے نکاح کی پیشکش کی۔

یہ رشتہ باہمی احترام، محبت اور اعتماد کی بنیاد پر قائم ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر مشکل گھڑی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑی رہیں اور آپ ﷺ کی نبوت کے ابتدائی اور انتہائی کٹھن دور میں آپ ﷺ کو جذباتی اور مالی سہارا فراہم کیا۔

6. As Hazrat Muhammad ﷺ approached the age of forty, he ﷺ became

deeply saddened and concerned by the moral decay and injustice that prevailed in the Makkan society. He ﷺ would frequently retreat to the Cave of Hira (غارِ حرا), seeking solitude and reflection. It was during one of these meditative retreats in the month of Ramadan that Hazrat Jibraeel (AS) appeared before him with the first revelation. The angel said, "Read!" The Rasoolullah ﷺ responded, "I cannot read." The angel said again, and then the following verses were revealed:

"Read in the name of thy Lord Who created; created man from a clot (of congealed blood): Read and thy Lord is the Most Bountiful, Who taught (the use of) the pen, taught man that which he knew not." (Surah Al-'Alaq, 96:1-5)

Urdu Translation:

جب حضرت محمد ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب پہنچی تو آپ ﷺ کو مکہ کے معاشرے میں پھیلی ہوئی اخلاقی گراؤٹ اور ناانصافی پر شدید فکر اور غم لاحق ہونے لگا۔ آپ ﷺ اکثر تنہائی اختیار کرتے اور غور و فکر کے لیے غارِ حرا میں تشریف لے جاتے تھے۔

رمضان المبارک کے مہینے میں انہی خلوت کے لمحات کے دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس پہلی وحی لے کر تشریف لائے۔ فرشتے نے فرمایا: "اقرأ" (پڑھو!)۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں پڑھ نہیں سکتا۔" فرشتے نے دوبارہ فرمایا، اور پھر یہ آیات نازل ہوئیں:

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا؛ انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا رب سب سے بڑا کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی، انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔" (سورۃ العلق، 1:96-5)

7. This moment marked the beginning of Hazrat Muhammad ﷺ's mission as the last Rasool of Allah Almighty. The revelation of the Qur'an not only brought spiritual awakening but also initiated a radical transformation in the socio-political and moral fabric of Arabia. The call to Tauhid—the belief in the Oneness of Allah Almighty—challenged deep-rooted practices of idolatry, class privilege, and social injustice. It laid the foundations for a

society based on truth, equality, accountability, and compassion.

Urdu Translation:

یہ لمحہ حضرت محمد ﷺ کی اس عظیم ذمہ داری کا آغاز تھا جس میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کے طور پر مبعوث ہوئے۔ قرآن مجید کی وحی نے نہ صرف روحانی بیداری پیدا کی بلکہ عرب معاشرے کے سماجی، سیاسی اور اخلاقی ڈھانچے میں ایک انقلابی تبدیلی کی بنیاد بھی رکھی۔

توحید—یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان—کی دعوت نے بت پرستی، طبقاتی امتیاز اور سماجی ناانصافی جیسی گہری جڑوں والی روایات کو چیلنج کیا۔ اس تعلیم نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جو سچائی، مساوات، جوابدہی اور رحم دلی پر قائم ہو۔

8. The life of Hazrat Muhammad ﷺ was never the same again. The same Quraish who once admired him now became his staunch opponents. They viewed his message as a threat to their traditions and authority. The Muslims faced relentless persecution, economic boycotts, and social ostracism. Despite this, Rasoolullah ﷺ remained unwavering and preached the message of Islam with patience, wisdom, and resilience.

Urdu Translation:

حضرت محمد ﷺ کی زندگی اس کے بعد مکمل طور پر تبدیل ہو گئی۔ وہی قریش جو پہلے آپ ﷺ کی عزت کرتے تھے، اب آپ ﷺ کے سخت ترین مخالف بن گئے۔ وہ آپ ﷺ کے پیغام کو اپنی روایات اور اقتدار کے لیے خطرہ سمجھنے لگے۔

مسلمانوں کو مسلسل ظلم و ستم، معاشی بائیکاٹ اور سماجی تنہائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ اپنے مشن پر ثابت قدم رہے اور صبر، حکمت اور استقامت کے ساتھ اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہے۔

9. As oppression grew unbearable, Hazrat Muhammad ﷺ was divinely commanded to migrate to Madinah. This migration, known as the Hijrah, was a decisive turning point in Islamic history. In Madinah, the first Islamic society was established. The Charter of Madinah, crafted under the guidance of Rasoolullah ﷺ, introduced principles of governance rooted in

civic equality, religious freedom, and the rule of law. It united diverse communities, guaranteeing protection for all citizens regardless of faith or ethnicity—a revolutionary model of coexistence and justice in its time.

Urdu Translation:

جب ظلم و ستم ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گیا تو حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے Madinah کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ ہجرت اسلامی تاریخ کا ایک نہایت اہم اور فیصلہ کن موڑ ثابت ہوئی۔

مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی میں تیار کیا گیا میثاقِ مدینہ ایسا معاہدہ تھا جس نے حکمرانی کے ان اصولوں کو متعارف کروایا جو شہری برابری، مذہبی آزادی اور قانون کی بالادستی پر مبنی تھے۔

اس معاہدے نے مختلف قوموں اور قبائل کو ایک وحدت میں پرو دیا اور ہر فرد کو، خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا نسل سے ہو، تحفظ فراہم کیا۔ اپنے زمانے میں یہ باہمی ہم آہنگی، عدل اور انصاف کی ایک بے مثال مثال تھی۔

10. The growing strength of the Muslim community led to several military encounters with the Quraish. The first major battle, Badr, resulted in a remarkable Muslim victory and reinforced the legitimacy of Hazrat Muhammad ﷺ's mission. Over time, further victories followed, culminating in the Conquest of Makkah in 8 AH. This event, astonishingly bloodless, was marked by the exemplary mercy of Rasoolullah ﷺ, who declared general amnesty even for those who had persecuted him. It was a victory not merely of land, but of spirit—the triumph of forgiveness over vengeance.

Urdu Translation:

مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت کے باعث قریش کے ساتھ کئی جنگیں پیش آئیں۔ پہلی بڑی جنگ، غزوہ بدر، مسلمانوں کی شاندار فتح پر ختم ہوئی، جس نے حضرت محمد ﷺ کی دعوتِ حق کی سچائی کو مزید مضبوط کر دیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ مسلمانوں کو مزید کامیابیاں حاصل ہوئیں، یہاں تک کہ 8 ہجری میں Makkah فتح ہو گیا۔ یہ فتح حیرت انگیز طور پر تقریباً خونریزی کے بغیر مکمل ہوئی۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے عظیم رحم دلی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُن لوگوں کو بھی عام معافی عطا فرما دی جنہوں نے آپ ﷺ اور مسلمانوں پر سخت ظلم کیے تھے۔

یہ صرف ایک شہر کی فتح نہیں تھی بلکہ اخلاق، رحم اور انسانیت کی فتح تھی، جہاں انتقام کے بجائے معافی نے کامیابی حاصل کی۔

11. Despite enduring years of hostility and persecution, Hazrat Muhammad ﷺ declared a general amnesty, forgiving even his most ardent enemies.

This unmatched act of compassion transformed the hearts of the people and marked not just the political liberation of Makkah, but a spiritual awakening across Arabia. It was a moment that truly reflected the Qur'anic description of Rasoolullah ﷺ:

“And We have not sent you, [O Muhammad], except as a mercy to the worlds.”

(Surah Al-Anbiya, 21:107)

Urdu Translation:

برسوں کی دشمنی، ظلم و ستم اور اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود حضرت محمد ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا اور اپنے سخت ترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ رحم، عفو اور درگزر کا یہ بے مثال مظاہرہ لوگوں کے دلوں کو بدانے کا سبب بنا اور یہ واقعہ صرف Makkah کی سیاسی فتح ہی نہیں بلکہ پورے عرب میں ایک روحانی بیداری کا آغاز بھی ثابت ہوا۔

یہ وہ عظیم لمحہ تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن مجید کے اس مبارک ارشاد کی حقیقی تصویر پیش کی:

“اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔”

(سورۃ الانبیاء، 21:107)

12. By the tenth year of Hijrah, Islam had spread across the Arabian

Peninsula. That year, Hazrat Muhammad ﷺ announced his intention to perform Hajjat-ul-Wida (Farewell Pilgrimage). People from every corner of Arabia gathered to accompany him ﷺ. On the plain of Arafat, Rasoolullah ﷺ delivered his final sermon—a profound address that encapsulated the ethical core of Islam and affirmed universal human dignity.

He ﷺ proclaimed:

“O people! Your Lord is One and your father (Adam) is one. An Arab has no superiority over a non-Arab, nor does a non-Arab have superiority over an Arab. A white person has no superiority over a black person, nor does a black person have superiority over a white person except through piety and righteous action.”

(Musnad Ahmad, 23489)

Urdu Translation:

دسویں ہجری تک اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ اسی سال حضرت محمد ﷺ نے حجۃ الوداع ادا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ عرب کے ہر گوشے سے لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اس عظیم سفر میں شریک ہونے کے لیے جمع ہوئے۔

میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا تاریخی خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا، جو اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور انسانی عظمت و احترام کا جامع پیغام تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

“اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تم سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ایک ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری ہے، سوائے تقویٰ اور نیک اعمال کے۔”

(مسند احمد، 23489)

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 **StudyNotes360.com**. All Rights Reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.